

ناگوں کا جوڑا

از قلم تاوسل شاہ

مکمل ناول

یہ آج سے دو سو سال پہلے کی بات ہے (جوگی نگر) میں چند گھر جوگیوں کے اس کے علاوہ ہر طرف ناگوں کے خاندان بس رہے تھے خوبصورت جوگی نگر واقع میں ہی بہت سندر تھا جو چاروں طرف درختوں کی برہار بستی کے وسط میں خوبصورت سی نہر بستی کو چار چاند لگا رہی تھی اس علاقے میں زیادہ تعداد ساپوں کی ہونے کی وجہ اس کو (ناگ نگر) بھی کہا جاتا تھا ہر درخت پر ناگ اور ناگن کا جوڑا بیٹھا نظر آتا۔۔۔ ان ہی خاندانوں میں اک راجکمار یوراج (یوی) اور راجکمار صنم اک دوسرے کو بخند پیار کرتے تھے راجکمار یوی قبیلے کے سردار کا بیٹا تھا چب کے راجکمار صنم راجکمار یوی کی کزن اس کے چچا کی بیٹی تھی یہ دونوں (تکشق) ونچ سے تھے۔۔۔ یوی اور صنم کے دو دوست تھے دیوراج اور مایا (شیشنگ) ونچ سے تھے۔۔ اک دن ان چاروں نے کہی گوٹے پھرنے کا پروگرام بنایا نہر کے قریب اک جگہ منتخب کی اور شام کو آنا تہ پایا۔۔۔



صبح کا وقت تھا مومنہ کچن میں علی کے لیے ناشتہ بنا رہی تھی تب ہی علی ڈینگ حال میں آیا مومنہ یار ناشتہ دیدو مومنہ کچن سے آکر علی کو ناشتہ سرو کرنے لگی۔۔ علی ناشتہ کر کے نکل گیا آج علی کی بہت ایم میٹنگ تھی تب ہی اسے آفس جانے کی جلدی تھی علی اک بزنس مین کا بیٹا تھا جن کا بزنس مختلف ملکوں میں پھیلا ہوا تھا علی ان کا اکلوتا بیٹا ہونے کے ناتے سارے بزنس کا اکیلا مالک تھا۔۔۔ علی نے اپنی پسند سے اپنی کالج کی دوست مومنہ سے شادی کی ہوا ہش ظاہر کی جسکو اس بات نے خوشی سے مان لیا کیوں کہ مومنہ بھی اک امیر باپ کی اکلوتی بیٹی اور شکل صورت میں بھی بہت خوبصورت تھی جو اک بار دیکھتا دیکھتا ہی وہ جاتلا سرخ سفید رنگت برون آنکھیں کالے لمبے بال گلاب کی کلاہوں جیسے لب دراز قد وہ ہر طرح سے پرفکٹ عورت تھی۔۔۔ علی بھی کچھ کم نہ تھا گندمی رنگت کالی آنکھیں بھورے بال دراز قد وہ بھی بلاشبہ بہت خوبصورت تھا۔۔۔



شام کو یوی دیوراج صنم اور مایا نہر کے کنارے جا پونچے صنم نے نیلے رنگ کی چولی آستن کے بغیر اور اسکے ساتھ گلابی رنگ کا لہینگا زیب تن کر رکھا تھا صنم کی سبز بڑی آنکھیں کالے لمبے بال جو پشت پر بکھرے ہوئے تھے پتلی ناک گلاب کی کلاہوں جیسے لب دراز قد وہ حسن کا مکمل شکار تھی یوی اپنے ناگ میں سب سے زیادہ خوبصورت ناگ تھا یوی نے آج کالے رنگ کے کپڑے زیب تن کر رکھا تھے اس کی نیلی آنکھوں میں صنم کے لیے بخند پیار ہی پیار تھا۔۔۔ مایا نے آج کالے رنگ کی چولی آستن کے بغیر اور ناف بہت اوپر ساتھ سرخ رنگ کا لہینگا زیب تن کر رکھا تھا مایا بھی کچھ کم خوبصورت ناگن نہیں تھی دیوراج اور مایا اک دوسرے سے بہت پیار کرتے تھے دیوراج اتنا خوبصورت ناگ نہیں تھا

دیوراج نے آج سفید رنگ کا لباس زیب تن کر رکھا تھا اور وہ آج کافی اچھا لگ رہا تھا دیوراج آج مایا سے نظر بھی نہیں ہٹا رہا تھا ایسے میں دیوراج کے شاطر دماغ میں اک خیال آیا اور اس نے اسی وقت اس پر عمل بھی کیا --- وہ مایا ساتھ لیکیا اور یومی اور صنم پیار کی باتوں میں ایسے لگن ہوئے کہ انکو اردگرد کا کوہی ہوش نہ رہا اور دیوراج نے مایا کو اک الگ گوشے میں لیجا کر اپنی باہوں میں پھر لیا پہلو پہل تو مایا نے دھیں نہ دیا کہ دیوراج کیا ارادہ رکھتا ہے پر جب دیوراج کی پھر ہتی ہوئی مدہوشیں حد سے زیادہ ہوئی تو مایا نے اسکو کہا دیو یہ سب شادی کے پہلے ٹھیک نہیں ہے اور اگر قبیلے کے سردار کو پتا چل گیا تو ہماری شادی بھی نہ ہوگی اور ہم سے سب طاقتیں بھی چھن لگے پر دیو نے اس یہ کہکر خاموش کروا دیا کہ ان کو بتایے گا کون اور مایا نے بھی چپ سادلی --- دیو اور مایا اپنی حوس پوری کر کے برہنہ حالت میں پڑے تھے اور اد قبیلے کا سردار نہر کی سیر کرنے کی عرض سے اسی طرف گئے جد مایا اور دیو برہنہ پھرے تھے ----

آج کا کنٹریک آپکو مل گیا ہے صدیقی صاحب نے علی سے ہاتھ ملاتے congratulate مسٹر علی ہوئے کہا

نہیں صدیقی صاحب یہ سب آپ کی وجہ سے ہوا ہے --- ارے نہیں سر یہ تو اپنی محنت کا صلہ ہے --- صدیقی صاحب لچ کر کے جالے گا نہیں سر مجھے اک اور میٹنگ انینڈ کرنی ہے مجھے اجازت دیں اوکے جی اللہ حافظ ---

علی نے ٹیبل سے اپنا ٹچ اسکرین موبائل اٹھا کر مومنہ کو کال لگائی بیل جا رہی تھی تھوڑی دیر بعد مومنہ نے کال پک کی ساتھ ہی علی بولا یار کدھر تھی مومنہ میں کچن میں کام کر رہی تھی آپ نے کیوں کال کی علی جان تمہاری یاد آرہی ہے مومنہ توبہ علی ابی تو آپ گھر سے گئے ہیں جو بات کرنے

کچھ دن پہلے کی بات ہے ناگ لوگ میں بہت بڑے جشن تھا یہ جشن راجکمار دیوراج اور راجکمار صمن کی لگنی کا جشن تھا آج صمن نے سرخ رنگ کی کادار ساڑی پہن رکھی تھی اور وہ آج یوی پر سمن کر رہی تھی یوی نے آج بادامی شروانی ٹلیپ کپڑے پہن رکھے تھے جو خاص راجکماروں اور ناگوں کا خاص شادی لگنی کا لباس ہوتا ہے۔۔ لگنی کی رسم ادا ہوئی یوی اور صمن نے اک دوسرے کو انگوھی پہنایا اس کے بعد اک اور رسم ہونا تھی جو ناگ لوگ میں ضروری تھی اب صمن اور یوی کے دونوں ناگ منیوں کو اگھا کر کے اک ناگ منی میں دونوں کی طاقتیں تھی اور اس خوشی کے موقع انکو اپنی طاقتوں سے بھی زیادہ دی گئی۔۔۔



تم دونوں کو اس کی سزا ضرور ملے گی اور تم دونوں راجکمار اور راجکمار کے ساتھ آئیے ہو وہ کدھر ہیں بلاوانے سردار نے رغب سے کہا وہ وہ میں بلا کر لیتا ہوں صمن اور یوی نے جب دیوراج کو اس طرح دیکھا تو انکو سمجھنے میں دیر نہ لگی وہ تم دونوں کو سردار بلا رہے ہیں جب یوی صمن سردار کے پاس پہنچے تو سردار نے چٹ زور دار چمٹا یوی کے منہ پر مارا اور کہا راجکمار اپنے لوگ کی ناگوں عزت کی حفاظت کرتے ہیں اور تم یہ زما داری نہیں بنا سکتے ہو اس لیے تم دونوں راجکمار اور راجکمار کو بھی سزا ملا گی۔۔

راجکمار یوی تم کو مینے کتنا روکا تھا کے شیشنگ ونچ سے ہماری ورشوں سے نہیں بنی پر تم پر تو دوستی کا بھوت سوا تھا اب اس دوستی کے کارن تم دونوں بھی سزا پاؤ گے یوی نے سردار سے کہا بابا جان ہوا کیا یے سردار نے یوی کو غصے سے دیکھا اور چلے گے پیچھے اک محافظ نے یوی کو ساری بات بتائی جو سن کر صمن بھی دنگ رہ گئی۔۔۔

سردار نے سب کے سامنے پہلے یوی اور صنم کا اکلوتا ناگ منی چھن لی اور اس کو زمین کے تہ میں دفن کروایا پھر صنم اور یوی کی دوسری طاقتیں بھی چھن لی جو انکو انکی لگنی پر انعام کے طور پر ملی تھی اور پھر صنم اور یوی کو ناگ کے روپ میں زمین کے نیچھے الگ الگ قید کر دیا جادو کے زور سے اس کے بعد مایا اور دیوراج کو ایسی سزا دی کہ وہ اک دوسرے کو کبھی چھو بھی نہ سکے اور ان کو بھی اسی طرف قید کر دیا گیا زمین کے نیچھے کبھی نہ آزاد ہونے کے لیے ان دونوں قسوروارو کے ساتھ دو بے قصور بھی قید ہو گئے پر کس کو پتہ تھا کہ ان کو اک نہ اک دن آزادی مل جائے گی پر کب-----

گھر کے باہر ہرون کی آواز نے مومنہ کو جلدی جلدی ہاتھ چلانے پر مجبور کر دیا۔ علی گاڑی کو پارک کر کے جب گھر کے اندرونی حصہ میں آیا تو سامنے ہی مومنہ کو سیڑیوں سے نیچے آتا پایا ارے واہ ڈارلینگ بڑی جلدی تیار ہوگی ہو اور اور آج کیا مجھ غریب پر بجلی گرانے کا ارادہ ہے کیا یہ مہرون ساڑی آج تو پر یہ Birthday party قسم س----- بس بس علی رات کو آپ نے ہی تو کہا تھا کہ رات ڈیس پہنے۔۔ اوہ سوری جانی مجھے یاد نہیں رہا تھا مومنہ نے منہ بناتے ہوئے کہا نہیں اب میں یہ چیلنج کر کے آتی ہوں مومنہ جانے لگی جب علی نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا سوری نے جان اب چلو بھی دیر ہو رہی ہے اور مومنہ کو لیکر چل دیا۔۔



ان چاروں کے قید ہونے پر سب ہی دکھی تھے سب سے زیادہ صنم اور یوی کی قید پر کیوں کے وہ دونوں بگناہ تھے۔۔۔

انکی قید کے کچھ عرصے بعد جوگی نگر میں ایسا زلزلہ آیا کہ نگر میں کچھ بھی نہ رہا پورا کا پورا نگر ہی غرکار ہو گیا۔۔

جس جگہ ہر طرف ہریلی ہی ہریلی تھی اب وہاں مکناٹ لٹے پرے تھے اور جگہ جگہ ناگوں کے لاشے پر
تھے خون ہی خون یا مٹی ریت بڑے بڑے پھتر جو گھر بنانے کے کام آتے ہیں یہ سب اب اک میدان
میں پرا تھا۔۔۔

کوہی بھی اس جگہ کو دیکھا کر یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ اس جگہ ناگوں کی بہت بڑی بستی تھی۔۔۔
جوگی نگر تو دنیا اسے مڑ مٹ چکا تھا پر کون جانے کے اس کے نیچے قید میں پرے ناگ چار ناگ آج
بھی زندہ ہیں۔۔۔



علی گاڑی کو مزے سے چلا رہا تھا ساتھ میں مزے کا رومینگ سونگ چل رہا تھا۔۔۔

آجے ان باہوں میں پھر اور بھی کرلو میں قریب

تو میری باہوں میں ہو تو

آتا جاتا ہر پل حسین۔۔۔۔

علی بار بار مومنہ کو دیکھ رہا تھا اور دیکھتا بھی کیوں نے ساتھ بھٹی کوہی اور نہیں اس کی شریکہ حیات
تھی اتنے میں فایف سٹار ہوٹل آگیا تھا علی گاڑی پارک کر کے آیا اور دونوں اندر چل پڑے لچ کر کے وہ
تھی۔۔۔ birthday party دونوں گومنے پھرنے چل پڑے اور شام کو مومنہ کی

وہ گومنے پھرنے کے بعد علی نے رات کے لیے مومنہ کو ڈریس لیڈیا اور پھر وہ رات کو دیر تک مزے
کرتے رہے پورے 9 بجے وہ لوگ ہوٹل پہنچے جہاں سب لوگ پارٹی میں پہنچ چکے تھے پھر مومنہ نے
لکھا تھا سب نے ڈنر کیا اور اپنے اپنے Happy Birthday Momna کیک کاٹا جس پر
گھر کو چل دیے علی نے ہمیشہ کی طرح آج بھی ہوٹل میں روم بک کروایا تھا آج کی رات کے لیے

مومنہ علی جب روم میں پہنچے تو علی تو چیلنج کرنے چلا گیا جب کے مومنہ کسی گہری سوچ میں گم تھی علی جب چیلنج کر کے آیا تو مومنہ کو اسی طرح سجا سنوار دیکھا تو اس کا من تو کچھ اور ہی کینے لگا کیا بات کے میری جان ایسے کیوں بھٹی ہو علی آج دیکھا تمہارم کے دو بچے ہیں ہماری شادی بھی اس کے ساتھ ہوئی تھی اس کے دو بچے ہیں اور ہمے اک بھی نہیں آپ کو بچا نہیں چاہیے پر مجھ تو ضرورت ہے آپ افس چلے جاتے ہیں اور میں سارہ دن اکیلی 5 سال ہو گئے ہیں شادی کو۔ علی نے کہا میری جان میں نے جب کہا کے بچا نہیں چاہیے ہے مجھے پر ابی۔ علی کی بات سننے میں ہی تھی مومنہ بولی اچھا میں چیلنج کر لو نیند آئی ہے علی نے کہا نہیں مومنہ تم صرف فیس واش کر کے جلدی باہر او ڈریس نے چیلنج کرنے مومنہ کیا ہوا علی چپ بلکل چپ جو کہا وہ کرو مومنہ او کے کہتی واشروم میں چلی گئی جب وہ واپس آئی تو علی پورے کمرے میں پرفیوم چھڑک رہا تھا جب بوتل خالی ہوئی تو علی سونگ گنگنتا ہوا مومنہ کی طرف پڑا آج پھر تم لے پیار آیا لے

بحد اور بشمار آیا ہے۔۔۔۔

مومنہ کی آنکھیں نیند سے سرخ ہو رہی تھی علی مومنہ کو اپنی مضبوط باہوں میں پھر چکا تھا مومنہ آج مومنہ علی آج نہیں میں بیت تمھک چکی ہوں علی بلکل 😘 میں تمہارے لیے بیبی کا انتظام کر دو گا چپ مجھے انکار نہیں پسند مومنہ تم جانتی ہو اور علی مومنہ پر مکمل جھک چکا تھا۔۔۔۔

صبح علی اور مومنہ نے اگھے ناشتہ کیا اور پھر علی نے پہلے مومنہ کو گھر ڈراپ کیا اور آفس کے لیے نکل گیا۔۔۔

پورا دن آفس کے کام میں بہت زیادہ بیزی رہا جب علی کو کچھ فرصت ملی تو اس اک کام یاد آیا اس نے موبائل اٹھا کر اک نمبر پر کال ملائی جب دوسری طرف سے کال اسلام و علیکم کا جواب ملا تو اس نے و علیکم اسلام کہہ کر کیا ہاں تو قرامت صاحب میرا محل کا کام کہا تک پونچا سر کام تو زبردست جا رہا ہے پر اک مسئلہ ہے وہ اک مستری کام کا بہت ہرج کرتا ہے۔۔۔

کیوں کیا یو قرامت صاحب علی نے حیرت سے کہا۔۔۔
سر جی مستری اللہ دین نماز کے بعد اک گنٹھے تک قرآن پاک کی تلاوت کرتا ہے جس سے کام کا ہرج ہوتا ہے۔۔۔

قرامت صاحب خدا کا خوف کریں کل یم نے اللہ پاک کو بھی مضہ دیکھنا ہے اس مستری کو کوئی تنگ نہ کرے وہ جب اللہ کی عبادت سے فارغ ہو تب کام ہو آپ سمجھ رہیے ہیں میری بات۔۔۔
اوکے سر جیسا آپ کہے علی نے کچھ سوچتے ہوئے کہا آپ ایسا کرے کے شہر سے کچھ اور مزدور لگوا لے کیوں کے آگے ہی ایک ماہ ہو چکا ہے جب وہ بابا جی عبادت سے فارغ ہو تب کام کرے تب تک اور مزدور کام کرے مزید 20 دنوں تک کام ہو جانا چاہیے اوکے سر جی اللہ حافظ۔۔۔۔

؛؛؛؛؛❤❤❤❤❤؛؛؛

یہ ایک بہت خوبصورت جگہ تھی جہاں علی اپنی بیگم کے لیے محل تعمیر کروا رہا تھا۔۔۔
چاروں طرف درختوں کی ہرماں محل کے جنوبی طرف نظر آتی شفاف پانی کی خوبصورت سی نہر اور آگے پھر سے درختوں کی شروعات ہوتی تھی۔۔۔

آج محل بنتے ہوئے ایک ماہ اور دس دن ہو چکے تھے علی نے رات دن مزدور لگوا کر محل جلد از جلد بنوایا تھا کیوں کہ وہ اپنی شادی کی سالگرہ پر یہ محل اپنی بیگم کو توفے میں دینا تھا۔۔۔ اور دس دن تک محل بکل مکمل ہو جانا تھا اور پھر علی کا ارادہ مستقل ادھر رہنے کا تھا۔۔۔



آج 10 فروری تھی اور آج اس کے محل کا آخری کام تھا اور پھر کل گھر کی صفائی اور سجاوٹ اور فرنیچر سیٹ کروانا تھا۔

ابھی علی کل کے لیے ہی منصوبہ بنا ہی رہا تھا کہ اسکا موبائل رینگ کرنے لگا علی نے کال چیک کی تو قرامت صاحب کی تھی علی نے کال پیک کی جی قرامت صاحب کیا بات ہے س۔س۔س سر غزب ہو گیا علی نے جب دوسری طرف سے بات سنی تو کہا۔

وٹ میں ابھی آتا ہو کسی مزدور کو جانے مت دینا۔۔۔

کر کے جلدی سے محل پونچا تو اس نے دیکھا سب مزدور اک طرف ڈرے سیمے Driving علی رش بیٹھے ہیں۔ قرامت صاحب آگے پھڑے اور علی سے کہا سر آج بھی حسب مامول کام ہو رہا تھا کہ اللہ دین نے آج محل کے گاڈن میں نماز پھڑی قرآن پاک کی سورت بکرا ختم ہوئی ساتھ ہی زور سے دماہکا ہوا اور آپکے محل کے گاڈن سے دو ناگ نکلے اک کالا ناگ تھا اور اک برون ناگ اور جب مزدور انکو مارنے کے لیے کوہی چیز لایے تو وہاں کچھ بھی نہیں تھا تب سے مزدور ڈر گئے ہیں سر علی نے ساری بات سن کر کہا وہ دماہکے کی آواز کیسی تھی اپنے پتا لگوا کے کدھر سے آئی آواز۔۔۔

سر آواز گاڈن میں سے ہی اپنی تھی جہاں سے وہ ناگ نکلے وہاں پر بڑا گھڑا بن گیا ہے علی نے بھی گھڑا دیکھا اور کہا یہاں شاید ناگوں کی نل تھی آپ لوگ یہ گھڑا بھر دیں ناگ اب جا چکے ہیں آپ لوگ اطمینان سے کام کرے ویلے بھی آج کام کا آخری دن ہے۔۔۔۔

؛؛؛ ♥ ♥ ♥ ♥ ♥ ؛؛؛

نہر کے کنارے دو ناگ بے حس و حرکت پھڑے تھے۔۔

رات کے قریب 2 بجے کا وقت تھا ان ناگوں میں حرکت یوپی اور دونوں رینگتے ہوئے اک دوسرے کے قریب آ رہے تھے جب دونوں ناگ قریب پہنچے تو اک دوسرے کے ساتھ جب ٹچ ہوئے تو دونوں ناگوں کو اک دور دار جھکا لگا اور ساتھ ہی پھر سے دونوں ساکت ہو گئے۔۔۔

؛؛؛ ♥ ♥ ♥ ♥ ♥ ؛؛؛

آج علی کے محل میں پینٹ اور صفائی ہو چکی تھی اور اب علی خود ساتھ ہو کر اپنی نگرانی میں فرنیچر کروا رہا تھا اور Decorate سیٹ کروا کر اب محل کے ہر کمرے میں اور بلخصوص اپنے بیڈ روم کو قریب 1, گنٹھا لگا تھا اور اس کا بیڈ روم اور باقی کا محل سج جکا تھا۔۔۔

اب کل 13 فروری تھی

اور اسکا ارادہ تھا کہ کل محل میں قرآن خانی کروا کر پھر محل میں شفٹ ہوں۔۔۔۔

؛؛؛ ♥ ♥ ♥ ♥ ♥ ؛؛؛

آج محل میں قرآن خانی تھی بہت زیادہ لوگ تھے علی نے کہا تمہا کے 50 بار قرآن پاک مکمل ہو اس لیے بہت لوگ تھے کچھ لوگ محل کے حال میں بیٹھے تھے جب ادھر جگہ نہ بچی تو گاڈرن کے دیوانے لڑکے گاڈرن میں کارپٹ ڈال کر بیٹھ گئے۔۔۔

49 بار جب قرآن پاک مکمل ہوتے ہی گاڈن میں زوردار دماھکا ہوا۔۔۔۔۔

جا جا جا جا جا جا جا جا

زندگی میں تمہی پے لٹاؤگی میں تو مر کے تجکو چاہوں گی۔۔

جا جا جا جا جا جا جا جا

چاہیے یہ زمانہ عشق مرتا نہیں۔۔

ہر قسم سے بڑی ہے قسم پیار کی۔۔

میں تو مر کے وعدہ نباؤ گی۔۔۔

نہر کے کنارے رات کے اس پیر اک خوبصورت لڑکی اپنی ساڑی کا پلو لہرا لہرا کر اپنے محبوب کو پکار رہی تھی نہ جانے اس کا محبوب اسکے اس خوبصورت گانے کو سن بھی رہا تھا کے نہیں۔۔۔۔

ان دو ناگوں نے زور کا جھٹکا ہایا اور پھر سے ساکت ہو گے۔۔۔

تھوڑی دیر بعد پھر سے دونوں ناگوں میں جنبش یوبی۔۔۔۔

یہ کیا اب ان دو ناگوں کی جگہ اک خوبصورت لڑکی جو کے مایا ہی تھی اور اک نوجوان جو کے اور کوئی نہیں دیواراج تھا۔۔

دیوراج اور مایا دونوں صدیوں کے بمعیار لگ رہے تھے کیوں کے ناگ روپ میں دو سو سال زمین میں قید رہنے کے بعد اب باہر نکلے تھے۔

مایا اور دیوراج نے جب اک دوسرے کو دیکھا تو انکو یقین نہیں آ رہا تھا کہ وہ دونوں پھر سے اک دوسرے کو ملے گئے ان دونوں کو پھر سے نئی زندگی ملی تھی۔

مایا جب دیوراج کی طرف بڑنے لگی تو دیوراج نے کہا وہی رک جاو مایا ہم اک دوسرے کو چھو بھی نہیں سکتے تھے یاد نہیں ہم پر سردار نے طلسم کیا تھا۔۔

مایا نے کہا وہ تو ٹھیک ہے دیو پر اک بات کی سمجھ نہیں آئی مجھے کے ہمکو تو سردار نے زندگی بھر کے لیے قید کیا تھا پر اب ہم آزاد کیسے یوے دیوراج نے کہا تم رات 2 بجے نہر کے کنارے آنا تب تک میں یہ سب پتا کرواتا ہوں۔۔۔

؛؛؛ ♥ ♥ ♥ ♥ ♥ ؛؛؛

آج محل میں قران خانی ہو رہی تھی جب 49 تک قران پاک مکمل ہوئے تو گاڈن میں پھر سے دھماکا ہوا اور دیکھتے ہی دیکھتے دو ناگ اس گھرے میں سے نمودار ہوئے جو کے نہایت ہی خوبصورت ناگ تھے اک ناگ جو مکمل سفید تھا دوھ کی طرح جس کی نیلی آنکھوں تھی وہ ناگ بشتک بہت خوبصورت تھا اور دوسرا ناگ مکمل سرخ رنگ کا تھا جس کی آنکھیں سبز کلر کی تھی وہ ناگ بھی بڑا خوبصورت تھا ان دونوں کے سروں پر ایسے نشان تھے جیسے وہ ناگوں کے سردار ہوں۔۔

کچھ لوگ باگ ڈنڈا وغیرہ لینے چل دیے کے ان کو مارا جائے پر یہ کیا ناگ دیکھتے ہی دیکھتے غاب ہو گئے اور لوگوں نے سر پر پاؤں رکھ کر بھگنا شروع کر دیا دیکھتے ہی دیکھتے علی کے گھر میں کوہی 200 کے

قرب بندے رہ گئے وہ بھی صرف علی کی کمپنی کے لوگ علی نے اک رہتا قرآن پاک مکمل کروایا اور کھانا غریبوں میں تقسیم کر دیا کیوں کے مہمان تو ڈ کے باگ چلے تھے۔۔



آج 14 فروری تھی علی نے مومنہ کو رات کو ہی پیکنگ کرنے کا کہا دیا تھا جو مومنہ نے کر بھی لیتھی۔۔

دن کے کوہی 3 کا ٹایم تھا علی نے مومنہ سے کہا مومنہ پیکنگ ہوگی جی ہوگی اور ایسا کرو گھر کی ضروری چیزوں کو لاک کر دو کیوں کے اب سے گھر ناکروں کے سپرد کر کے جانا ہے پھر اسکو رینٹ پر لگا دیگے اب سے یم نیچے گھر میں رہے گے کپے کپے۔۔۔

تھوڑی دیر بعد مومنہ نے کہا علی چلے سب کام ہو گے۔۔۔

کیا اور اپنی start کے تم گاڑی میں میرا ویٹ کرو میں آتا۔ ہوں تھوڑی دیر بعد علی نے گاڑی کو منزل کی طرف چل پڑے۔۔۔



رات کے اس پہر جب کوئی بھی جاگ نہیں رہا تھا تو ہی منہر کے کنارے اک لڑکی اکر کی جس نے نے
سرخ رنگ کی ساڑی زیب تن کر رکھی تھی اور اس اندھیری رات میں وہ سرخ رنگ کی ساڑی پہنے ہوئے
وہ رات کی رانی ہی لگ رہی تھی تھوڑی دیر ہی گزری تھی اس نے گانا شروع کر دیا آآآآآ آجاجا
جا جاجا آآآآ آجاجا جاجا آآآ آجاجا زندگی میں تمہی پے لٹاؤگی میں تو مر کے بھی تجھ کو چاہوں
گی۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد شاید اس کے محبوب نے اس کی پکار سن لی تھی تب ہی اب وہ فروری کے اس مہینے میں نہر کے ٹھنڈے پانی میں پاؤں ڈالے اپنے محبوب کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔
کچھ ہی دیر گزری تھی کے اک کالے رنگ کا ناگ تینگتا ہوا آیا اور اس لڑکی کے کچھ فاصلے پر رک گیا اور دیکھتے ہی دیکھتے اک نوجوان کا روپ دھرن کر لیا۔۔۔

دیوراج۔۔۔ دیو تم آگے مجھے یقین تھا تم میری پکار پر ضرور آو گے۔۔۔

ہاں مایا تم اپنے دیو کو پکارو تو ایسا کیسا ہو سکتا ہے کے میں نہیں اتلا۔۔۔

دیو کچھ پتہ چلا سردار اور قیلے واے کدھر گے میں نگر گئی تھی پر ادھر کو ہی بھی نہیں ملا نہ ہمارے گھر ہیں؟؟

ہاں مایا جب ہم کو قید کیا گیا اس کے کچھ عرصے بعد نگر میں شدید زلزلہ آیا اور اس میں سب غرکار ہو گے سب کے سب مر گئے ہمارے گھر گر گئے ہمارے مان باپ بہن باہی سب چلے گئے میں چھوڑ کر مایا اور دیوراج کی آنکھیں اشک بار تھی۔۔۔

تبھی مایا نے کہا یوراج اور صم کدھر گئے وہ بھی ہماری وجہ سے قید ہو گئے تھے وہ کدھر گئے اور۔ اور دیو اگر ہمارے سب لوگ مر گئے تو یم دو سو سال بعد کیوں آزاد ہوئے ہی۔۔۔۔۔؟؟

دیوراج نے کہا مایا اس وقت ہم زمین میں تھے اور تب میرا طلسم نہیں ٹوٹا تھا مایا نے کہا تو اب کیسے ٹوٹا ہے وہ ایلے کے جس جگہ یم قید تھے ادھر اک شخص نے اپنا محل بنوایا ہے اور وہ مسلمان ہے اس کے گھر میں 40 دن لگاتار ان کا قرآن پاک پھڑا جاتا رہا اس وجہ سے 41 دن میرا طلسم ٹوٹ گیا اور ہم آزاد ہو گئے۔۔۔

؛؛؛ ♥ ♥ ♥ ♥ ♥ ؛؛؛

wao mashallah so
beautiful house

علی یہ گھر کس کا ہے ؟؟

میری جان کا۔۔

علی پلیز مزاق نہیں کرے

نہیں میری جان قسم لیلو یہ تمہارا گھر اس اور پیچھے دیڈ ماہ میں بنوایا ہے یہ ہے ہماری

anniversary کا گفٹ تمہارے لیے۔۔

thanks thank you so much او علی

کیسا۔۔۔ thanks نے میری جان

اچھا چلو اندر تو مومنہ نے سادا محل 😍 علی میں اپنا تھینکس واپس لیتی ہوں No thanks او کے
گوم کر دیکھا اس کو جنوبی طرف نہر والا منظر بہت پسند آیا۔۔

علی نے مومنہ سے کام کے دوران ہونے والے واقیعت اور قرآن خانی والے دن کی کوہی بات نہیں
بتا ہی کے مومنہ ایلے ہی پرشان ہوگی۔۔

؛؛؛؛؛❤❤❤❤❤؛؛؛

مایا ہم اب یہ طلسم کیسے ختم کرے جو ہمارے جسموں پر ہوا ہے
دیو تم کس پندت یا کسی شنکا سے اس کا توڑ پوچھو ہاں تم ٹھیک کہتی ہو میں صبح ہی جاؤ گا ان کی
تلاش میں پر اس سے پہلے مجھ کسی عورت کا جسم حاصل کرنا ہو گا تب میری ناگ سکتی واپس مل
جائے گی اب تو میرے پاس صرف نگ روپ اور اپنا ہی انسان روپ ہے جسم حاصل کرنا کے بعد مجھ

میں انگنت شکلیں جاگیں پر تم کو یہ عورت لے گی کہا اس کا انتظام ہو چکا ہے جس نے محل بنوایا اس کی بیوی اچھا ٹھیک ہے مایا میں اب کے چلتا ہوں۔۔۔



آج 14 فروری کی رات تھی اور آج علی کے محل میں بہت بڑی بستی کا اہتمام تھا ویلے بھی علی ہر وہ (celebrate) دن جو اس کی اور مومنہ کی زندگی کا اہم دن ہوتا علی اس کو بہت اچھے سے سیلیبرٹ (celebrate) کر رہا تھا

پائی اپنے اہتمام کو تھی سب نے کھانا کھایا اور رحمت لی اور علی بھی اپنے روم کی طرف بڑگیا مومنہ نے کہا آج تو بہت تھک گئی ہوں اور سونگ کے لیے لیٹ کھی۔۔

صبح مومنہ نماز کے ٹائم اٹھی تو نماز ادا کرنے کے بعد اس نے قرآن پاک کی تلاوت کی اور پھر بیڈ پر لیٹ گئی کیوں کہ آج سنڈے تھا اور علی نے لیٹ اٹھنا تھا۔۔۔

وہ لیتی اور اس کی پھر سے انکھ لگ گئی علی جب ساڈے دس بجے اٹھا تو مومنہ کو سوتے پایا علی باتروم میں فرش ہونے چلا گیا جب واپس آیا تبھی مومنہ کو سوتے پایا اس نے اسکو جگانا مناسب نہیں سمجھا اور اٹھ کر ناشتہ بنانے لگا اور پھر بیڈ روم میں آیا اور مومنہ کے سر میں پیار سے ہاتھ چلانے لگا اٹھ جاو میری جان آج کتنا سونا ہے اب مومنہ جاگ گئی اور مینے لگی کے ارے نے پہلے کیوں نہیں جگایا اچھا آپ چلائے میں آپ کے لیے ناشتہ بنا دیتی ہوں نہیں ناشتہ بنا چکا ہے میری شہزادی تم صرف فرش ہو کر جلدی نیچھے او اور علی باہر نکل گیا۔۔۔

کی طرف لپکی ہی تھی wash basin نے لگی اور وہ vomiting ناشتہ کرتے ہوئے مومنہ کو
کے دڑم کر کے زمین بوس ہوگئی علی باگ کر مومنہ تک پونچا مومنہ بہوش ہو چکی تھی علی کو تو ہاتھ
پاؤں پول گئے۔۔۔

علی جب مومنہ کو قرہی کلینک لیکر گیا لیڈی ڈاکٹر نے مومنہ کا چیک آپ کیا اور علی کو مبارک دی

congratulate Mr' ali she is pregnant..

علی اور مومنہ کے خوشی دیکھا لایک تھی ڈاکٹر علیہ نے کہا یہ بہت ویک ہیں اس لیے آپ کو اپنی وایف
لکھ رہی ہوں یہ انکو باقایدگی سے دیکھئے۔۔۔۔ medicine کرنی ہوگی میں نے کچھ care کی بہت
ایک ناگ رینکتے ہوا قرہی مندر میں جا رہا تھا کے مندر کے پنڈت جو کے ہلدی رنگ کی دوہتی پہنے گلے میں
موتیوں کی مالا پہنے ماتھے پر تلک لگائے اس کالے ناگ کو گور رہا تھا جو اب مندر کی سیڑیاں ابور کر چکا
تھا۔۔



مومنہ کو علی جب کلینک لیکر گیا اور لیڈی ڈاکٹر علیہ نے ان کو الاد کی خوشخبری دی اور علی نے اپنی
جیب سے دس ہزار نکالے اور مومنہ کے سر سے وارتے ہوئے کسی غریب کو دینے کا کہا اور ڈاکٹر
علیہ کو بھی خوشی سے کچھ پیسے دینے چاہے پر ڈاکٹر علیہ نے ان کو منع کرتے ہوئے کہا کہ یہ
آپ کسی مستہک کو دی انکو اس کی زیادہ ضرورت ہوگی پھر علی سب کو مٹھائی سے منہ میٹھا
کروایا۔۔۔۔



سبز اور سفید ناگوں کا جوڑا رنگتا جا رہے تھے انے رنگتایوے کافی دیر ہو چکی تھی جب وہ دونوں کھنڈات کی بدود میں پہنچے اور انکو یقین ہو گیا کہ وہ اک

کسی طرح کے خطرے سے دور ہیں تو ان دونوں نے اب اپنا روپ بدلے اک نہایت خوبصورت دوشیزہ جس کی سبز آنکھیں تھی لمبے بال جو پشت پر پھیلا ہوئے تھے اک ناگ میں سے یہ لڑکی نمودار ہوئی اب دوسرے ناگ کی طرف دیکھا جائے تو وہاں اک خوبو نوجوان جس کی آنکھیں نیلی رنگ کی تھی وہ کسی سلطنت کا شہزادہ لگ رہا تھا اور وہ سچ میں ہی شہزادہ تھا راجکمار دیوراج بالکل اس کے ساتھ اور کوئی لڑکی نہیں بلکہ راجکمار صم ہی تھی۔۔۔

صم اور یوی کچھ لمبے اک دوسرے کو دیکھتے رہے جیسے اپنے زندہ ہونے کا یقین کر رہے ہو صم آگے پھڑکریوی کے گلے لگی جیسے اپنے منگیتر کے ہونے یقین کر رہی ہو۔۔۔ صم یوی نے اس سے پیار سے پکارا ہاں یوی بولو میں تم سن رہی ہوں صم نے اس کے گلے گے یوے کہا صم ہم دو سو سال بعد آزاد ہوئے ہیں صم یوی سے دور ہوتے ہوئے بولی اب بھے شادی کر لینی چاہیے ہاں صم یم ضرور شادی کرے گے پر پہلے ہم اپنا اکلوتا ناگ منی لانا ہو گا جو زیر زمین ہے اس کے لیے ہمکو اسی لڑکے کے گھر جانا پھڑکا میں اس لڑکے سے بات کرو گا وہ اچھا انسان لگا مجھے۔۔

صم جب ساری بات سن چکی تو بولی یوی تم کو پتہ ہے ہمارا ناگ منی لانا ہے اس زمین سے ہمارے قید ہونے کے کچھ عرصے بعد ہی ہاں صم مجھے پتہ لگچکا ہے اپنے ناگ سکتی سے یوی بولا۔۔۔ اچھا صم مجھے جانا ہو گا اب جاکر ناگ منی کا کچھ کروتا کہ ہماری شادی جلد ہو سکے۔۔

؛؛؛❤❤❤❤❤؛؛؛

ناگ جب سیڑیاں کے اوپر پونچھا تو پنڈت نے روہب سے کہا اے شیشنگا کس کارن آیا لیے تو یہ سنتے ہی ناگ نے روپ بدلے اور اک نوجوان کے روپ میں آگئے اور کہا منشار مہارج میں اک مسئلہ کے کارن آیا ہوں ارے مورھ میں نے تیرا من پھڑ لیا تو بتا میں تیری کیا مدد کر سکتا یوں مہارج آپ کیول اتنا بتا دیں کے میں اور میری پریکا اس طلسم کو اپنے شریر سے کیسے نشٹ کرے۔۔

تھوڑی دیر بعد پنڈت بولا اک اوپا لیے ہے جس سے تیرا سحر ٹوٹ جائے گا پر انتو اک مسئلہ ہے وہ کیا ہے مہارج تجے اک جزادی کا بچا لانا ہو گا جس کے خون سے تو اور تیری پریکا اسنان (نہاو) کرنا ہوگا اور پھر طلسم ٹوٹ جائے گا پر پہلے تو اور تیری پریکا شادی رچاؤ پھر اسنان کرنا پر مہارج اس میں مسئلہ کیا ہے مورھ مسئلہ یہ ہے کے اس خون سے اسنان کرنے کے بعد تجھے صرف اک بچا ہو گا اس کے بعد تو اور تیری پریکا کو کوئی الاد نہیں ہوگی مجھے منصور ہے مہارج اب جا یہاں سے 50 کوس دور اک غار ہوگی اور اس میں تجے وہ جن زاد بچا مل جائے گا جس جلا جا۔۔۔



علی اور مومنہ بہت خوش تھے علی مومنہ کی بہت کیر کر رہا تھا مومنہ کو زمین پر پاؤں نہیں رکھنے دیتا تھا گھر میں سب کام وہ خود کرتا تھا کیوں کے اسکو اپنے اور مومنہ کے علاوہ گھر میں کوہی بھی نہیں چاہیے تھا آفس سے اس نے چھٹاں لیلی تھی۔۔

یہ رات کا وقت تھا مومنہ کو واشروم جانا تھا ان کے کمرے کے واشروم میں پانی نہیں آ رہا تھا کو علی نے رات ہونے کی وجہ سے کل ٹھیک کروانے کو کہا تھا اسی لیے مومنہ نیچے والے واشروم میں چلی گئی جب واشروم سے واپسی پر اسے دل کیا کے وہ گارڈن میں جائے جب اسنے گارڈن میں قدم رکھا ہی دو ناگوں پر نظر اور مومنہ اک ساتھ دو ناگ دیکھا کر بہوش ہوگی



دیوراج جب غار میں پونچھا تو کیا دیکھتا ہے اک صحتمند بچا گلابی کمبل میں لپیٹا ہوا پڑا ہے
بچا ہو گا کوئی 4,5 مہینے کا دیوراج نے وقت نہ برباد کرتے ہوئے بچا اٹھیا اور چل پڑا۔۔۔۔
کچھ دیر بعد مایا اور دیوراج نے شادی کر لی اور پھر اس جن زاد نے کا سارا خون نکالے کر غسل کر چکے
تھے اب ان کا سحر ٹوٹ چکا تھا۔۔

مایا خاموش بیٹھی تھی کے دیوراج آیا اور اس نے مایا کو اپنے گلے سے لگاتے ہوئے کہا جانمن چپ کیوں
بھیٹی ہو آج تو ہماری سپنوں کی رات ہے اور مایا کا خود میں سمیٹ لیا۔۔۔۔
علی گھر سے باہر نکلا ہی تھا آفس جانے کے لیے اور سامنے سے آتے انسان کو دیکھا کر گاڑی کو روک
دیا اور اس نوجوان کو دیکھتے لگا جو نیلی آنکھیں سفید کرتے شلوار میں بڑی ٹھاٹ سے چلا آ رہا تھا ایسے لگتا
تھا وہ کوہی بہت اچھے اور بڑے گھرانے سے تعلق رکھتا تھا علی سوچ رہا تھا اسے مجھ سے کیا کام
بل۔۔۔۔



مومنہ نے جب دو ناگ ایک ساتھ دیکھے تو زور سے چیخ مار کر گر پڑی علی کو آیلے لگا کے کوہی چنچا ہے
جب اس نے اپنی لفٹ طرف دیکھا تو اسکو شدید جھٹکا لگا کیوں کے اس کی جان سے پیاری بیوی بیڈ پر
نہیں تھی اسکا مطلب و۔۔ وہ چیخ مومنہ کی ہی تھی اور علی نے باگئے ہوئے گاڑن تک آیا ادھر مومنہ
بہوش پڑی تھی علی نے جلدی سے اس اٹھیا شکر ہے گھاس ہونے کی وجہ سے چوٹ نہیں لگی تھی
علی اس اٹھا کر روم میں لے آیا اس اچھی طرح چیک کیا وہ بالکل ٹھیک تھی۔۔



چاندنی رات تھی چاند اپنے دودھی روشنی سے سارے آسمان کو روشن کیا ہوئے تھا مایا اور دیوراج اپنے بیڈ روم میں باتوں میں مصروف تھے ان کی شادی کو مہینہ ہونا والا تھا اب وہ دونوں مزہ سے باتیں کر رہے تھے کمرہ میں اک دور دار جٹکا لگا مایا ڈر کر دیوراج کے سینے سے لگی اور اس جٹکے میں اک ناگ نمودار ہوا جس کے پانچ منہ تھے اور وہ اب بہت بڑے اسدھے کی شکل اختیار کر چکا تھا اس بڑے ناگ نے گرجدار آواز میں دیوراج کو محاتب کیا دیوراج تم نے اپنے طلسم ٹورنے کے لیے اس بچے کو قربان کیا اور اب شیطان تم سے بہت خوش ہے وہ چاہتا ہے کہ تم اب کسی عورت کا جسم حاصل کر کے اپنے طاقتیں بڑھو اور اب تمے جلد از جلد اپنی طاقتوں زیادہ کرنی ہے کیوں کہ شیطان نے تمکو شیطان ناگوں کا سردار بنانے کا فیصلہ کیا ہے اور یہ کہتے ہی وہ ناگ غلب ہو گیا۔۔۔



علی ابی یہ ہی سوچ رہا تھا کہ وہ نوجوان علی کی گاڑی کے پاس آکر رک گیا اور پرنام کہتے ہوئے کہا مجھے آپ سے اک کام ہے آپ پلیز انکار نہیں کرنا۔ علی کو وہ لڑکا دیکھتے ہی اچھا لگا پر جب علی کو معلوم ہوا کہ وہ ہندو ہے تو علی کو اس سے بات کرنے اچھا نہیں لگ رہا تھا پر پھر بھی علی پتہ نہیں کیوں اس کی بات سنے کو تیار ہو گیا۔۔

اب اس نے کنا شروع کیا میں اک ناگ ہوناگوں کا راجکار ہوں میرا نام یوراج ہے اور میرا ناگ منی آپ کے گھر کے گارڈن میں دفن ہے آپ آجائز دیں تو ہم وہاں سے نکال علی کو اس کی کوئی بات بھی سمجھ نہیں آئی شاید یوراج ہے علی کی پریشانی سمجھ کر کہا علی دوست تم یقین نہیں آ رہا نا۔۔ جب میں ناگ بنو گا تو تم ڈرنا بالکل بھی نہیں بلکہ میری آنکھوں میں دیکھنا تم سب نظر اجائیے گا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہ اک سفید رنگ کا ناگ بنگلیا علی یقینی کیفیت میں یوراجگ کی نیلی آنکھوں میں دیکھنا لگا اور پھر

دیوراج اور مایا کی غلطی سے لیر اب تک سب علی کو نظر آگیا پھر یوراج نے اپنی انسانی روب میں آیا اور علی کے جواب کا انتظار کرنے لگا۔۔۔۔

؛؛؛؛؛❤❤❤❤❤؛؛؛

علی اس کو ہر طرح سے چیک کر چکا تھا اور تھوڑی دیر بعد مومنہ ہوش میں آگئی مومنہ کیا ہوا تھا تھے تم گاڈن میں بہوش پڑی تھی علی و۔۔ وہ ادھر دو ناگ دیکھے بیٹے ارے یار تم نے کوئی خواب دیکھا ہو گا علی نے مومنہ کے طبیعت کے حاطر ایسے کہا تو دیا تھا پر اندر سے وہ پھر سے ناگوں کی آمد سے گبرا گیا کے آخر ان کا مقصد کیا ہے اور یہ چتے کیا ہیں ایسے بہت سے سوال اس کے زہن میں سوار تھے۔۔

؛؛؛؛؛❤❤❤❤❤؛؛؛

ادھر دیوراج اور مایا ناگ کی بات سن کر پریشان تھے مایا بولی دیوراج تم کہا جاو کے مجھے اس خالت میں چھوڑ کر تم تو جانتے ہی ہونے میں ہمارے بچے کی ماں بنے والی ہوں اور اس پنڈت کی بات کے متبق میں صرف اک بار ماں بن سکو گی۔۔ کہی نے چاو گا میں بس اس محل تک جاو گا اس نے کھڑکی سے باہر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور پھر وہ مایا کو آرام کی تنکین کر کے محل کی جانب بھڑگیا۔۔۔۔

؛؛؛؛؛❤❤❤❤❤؛؛؛

علی سب دیکھنے کے بعد پتہ نہیں کیوں یوراج اور صنم پر بہت ترس آیا اور علی نے اس سے مدد کرنے کا وعدہ کیا تو یوراج نے کہا اب میں بالکل شانت ہوں کیوں کے جانتا ہوں کے جب مسلمان وچن دے تو اسے ضرور پورا کرتے ہیں اور میں تو مسلمان درم کا بہت عزت کرتا ہوں۔۔

ٹھیک ہے یوراج تم مجھے بتا دینا جب تم کام کرنا ہو تو میں اپنی بیوی کو کہی کے جاو گا کیوں کے اس کی خالت ایسی نے کے اس کچھ بتایا جاوے

ابھی تھوڑے دنوں بعد ناگ سکتی ہے اس میں سب ناگوں کو انکی شکتی ملتی ہیں اس رات آپکو میری مدد کرنی ہے اور میں آپ سے سب کے سامنے اس روپ میں ملو گا کیوں کے یہ میرا انسانی اصل روپ ہے

ٹھیک یے میں چلتا ہوں اب علی نے یہ کہتے ہوئے گاڈمی زن سے آگے بھڑبا دی۔۔۔



آج علی کو بہت دیر ہوگئی اب تک آئے نہیں ابھی مومنہ سوچ ہی رہی تھی کے ڈور بیل ہوئی آگے علی یہ کہتے ہوئے مومنہ نے دور کھولا علی ہی تھا علی اندر آتے ہی مومنہ کو کہا جان فورن بیڈ روم میں چلو پر علی ابھی مومنہ کچھ بولے ہی والی تھی کے علی اسے بیڈ روم میں لیگیا اور اسکو باہوں میں پھر کر اس کے جسم پر جکا ہی تھا کے علی کو زور سے جٹکا لگا اور وہ مومنہ سے بدک کر پیچھے ہوا یہ کیا ہوا علی علی آپ کو کیا ہوا مومنہ یہ تم نے گلے میں کیا پہن رکھے ہے یہ۔۔۔ یہ تو آیتلکریسی کاتاویز ہے علی اتارو اسکو کیوں علی یہ تو آیتلکریسی ہے میں کہانا اتارو اسکو مومنہ علی نے اس کو اس قدر غصہ میں کہا کے ایسے علی نے مومنہ کو کبھی غصہ نہیں کیا اتنے میں ڈور بیل ہوئی اور علی تن فن کرتا باہر نکل گیا اور تھوڑی دیر بعد علی آیا اور مومنہ کو آواز دینے لگا مومنہ کدھر ہو یا آج ڈور بھی کھولے نہیں آئی ہو یہ پہلے ہی کھلا تھا یہ سب مومنہ کو بہت غجیب لگ رہا تھا اب پہلے علی کتنے غصے میں تھے اور ابھی کیسے ریلیکس تھے۔۔۔



آج ناگ شکتی تھی اور علی نے مومنہ کو کہی گو منے پھر نے یے گیا اور پھر روم بھی لیلیے وہ یوراج کے یے کے وہ اپنا منی حاصل کر سکے۔۔۔

کلام کا بہت اثر ہے بَشک اور اللہ نے آپکو ایک نیک سادت سے نوازنے کا فیصلہ کیا ہے علی بیٹا کیا مطلب بابا جی میں سمجھا نہیں بیٹا وہ دونوں ناگ جب اپنا موتی خاص کر گئے تو انکو دعوت اسلام دینا بلاشبہ وہ دونوں ناگ غلط ہرگز نہیں ہیں اور دین اسلام کا بہت احترام کرتے ہیں وہ دونوں اسلام قبول کرنے میں دیر نہ کرے گے علی نے انشاء اللہ کہا اور وہ بابا غلبہ ہو گئے اور علی رات کا انتظار کرنے اندر

چل دیا۔۔۔

؛؛؛ ♥ ♥ ♥ ♥ ♥ ؛؛؛

علی کو کال آئی اور وہ مومنہ کو آرام کرنے کا کہہ کر باہر نکل گیا تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ مومنہ کو کمرے میں کسی اور کی مجودگی کا احساس ہوا تو اس نے مڑ کر دیکھا تو علی کو کرسی بھینٹا پایا علی آپ گئے نہیں میری جان مجھے تم سے پیار کرنا کو بہت دل کربا ہے پر تم تو میرے قریب نہیں آتی مومنہ کو خیرت ہوئی کیوں کہ جب علی کو اس کے قریب کی ضرورت ہوتی تو علی نے کبھی ایسے نہیں کہا بلکہ وہ خود اس کے قریب آجاتا۔۔۔ ع

مومنہ علی کی بات سن کر گلابی ہوگی اور علی اس کے قریب آ رہا تھا جیسے ہی مومنہ کو ہاتھ لگایا تو علی کو شدید جھٹکا لگا اور پھر اک نہایت نورانی چہرہ والے بزرگ نمودار ہوئے اور دیوار کو غلبہ سے دیکھا جو زمین پر پھڑپھڑاتا بزرگ نے کہا اے ناگ تجھے اب سبق سکھنا پھڑپھڑا گا تو اس پاک کی بی بی کو ہاتھ بھی نہیں لگا سکتا اور بیٹی آپ ہمیشہ اپنے آپکو قرآنی آیات کے حصار میں رکھا کرو اور پھر وہ دونوں کمرے سے غلبہ ہو گئے اور مومنہ بہوش ہو گئی اور

؛؛؛ ♥ ♥ ♥ ♥ ♥ ؛؛؛

علی جب شام کو کمرے میں آیا تو مومنہ سوپنی تھی علی بیڈ پر بیٹھ کر اسکے بالوں میں ہاتھ چلانے لگا اٹھ جاو میری جان کتنا سونا ہے مومنہ اٹھ کر بیٹھ گی اور کچھ یاد آنے پر گبراگی اور علی کو سب بتا دیا آج دن والا واقع اور اس دن والا بھی اور یہ بھی کے ان نورانی چہرہ والے بزارگ نے آیات کے حصارہ میں رہنے کا کہا علی یہ سب کیا ہو رہا ہے علی بھی پریشان ہو گیا پر مومنہ پر ظاہر نہیں کیا کہ وہ مزید پریشان ہو گی اور کہا یار کو ہی خواب دیکھا ہے اور اسے سچ سمجھنا کو ہی سمجھادی نہیں ہے پر علی وہ خواب تھا کسچٹ مجھے ایسا لگا وہ سب سچ تھا ایسا کچھ نہیں میری جان اور اٹھ کر کچن میں چلا گیا کے ڈنریتار کر لے۔۔۔۔



علی مومنہ کو ڈنر کروا کر اور میڈیسن دی اور وہ کچھ دیر میں ہی سوگی کیوں کے میڈیسن میں نیند کی بھی دوا تھی۔۔۔۔

علی نے مومنہ پر قرانی آیات پھڑ کر دن کی اور بیڈ روم کو ڈور بند کر کے باہر آگیا کچھ دیر بعد یومی اور صنم بھی آگے اور منی کو تلاش کرنے گے پر وہ ملا نہیں علی نے جب دونوں کو پریشان دیکھا تو اندر سے قران پاک لیے آیا اور تلاوت کرنے لگا اور تھوڑی دیر بعد ہی صنم اور یومی کو منی لے گیا اور دونوں خوشی سے پاگل ہو رہیے تھے یومی اور صنم نے علی کا شکریہ ادا کیا تو علی نے کہا آپ دونوں میرے مزہب میں آجالیے اور ہماری دوستی کو اور مضبوط کرو اور صنم اور یومی دونوں نے اسلام قبول کر لیے اور بزارگ بھی آگے اور ان دونوں کو اسلام کی تعلیمیت دی اور دونوں کا اسلامی نام تجویز کیا یوراج کا نام رجب اور صنم کا نام رانیہ رکھا اور پھر بزارگ نے ہی دونوں کا نکاح پھڑوایا اور کہا آپ دونوں کو پہلے تو اسلام

قبول کرنے کی مبارک ہو اور پھر دونوں کو نکاح کی بہت مبارک ہو اب آپ دونوں قانونی اور شرعی میا بیوی ہو۔۔۔ کہتے رہو میرے بچو دوا دیے کر غلبہ ہو گے۔۔۔۔۔

یہ اک بہت تاریک گوشا تھا اس کو کچھ بھی نظر نہیں آ رہا تھا شاہد اس کی طاقتیں اس کا ساتھ نہیں دیر ہی تھی پر کیوں اس نے تو طاقتیوں کو حاصل کرنا کے لیے اک جن زاد بچے کو قربان کر دیا اور اس کی طاقتیں اتنی کمزور کیوں ہو گئی تھی اس بڑھانے جب اسکو وہا سے لیا تو اس کے بعد اس نے خود کو اس تاریک گوشے میں پایا اس اپنی ناگن کا بھی خیال آیا رہا تھا جو کہ اس کے بچے کی ماں بننے والی تھی ابھی تھوڑی دیر ہی گزری تھی کے وہی بابا جی نمودار ہوئے اے ناگ تے اب میں نہیں بخشو گا اور یہ کہتے ہی انے اس کی کافی طاقتیوں کو ختم کر دیا اور دیوراج درد سے بلبلا اٹھا اور دنیا جہاں سے بخت ہو گیا

؛؛؛؛؛❤❤❤❤❤؛؛؛

یہ اک بہت خوبصورت کمراتھا کمرے میں جنکا جائے تو سامنے اک خوبصورت پیش قیمت جہازی سائز بیڈ اس کے بالکل سامنے ڈیسنگ ساتھ نفیس سے صوفہ اسکے ساتھ بڑی سی ورڈروب جس کا سرکمرے کے چھت کے ساتھ لگ رہا تھا اور ماربل کے فرش پر پیش قیمت کارپٹ جس میں پاؤں دھستے ہوئے محسوس ہوتے اب بیڈ کے اوپر نگاہ ڈالی جائے تو گلاب اور چمبیلی کے پھولوں سے سچی سچ جو کے رجب (یوراج) رانیہ (صنم) کا کمراتھا اور اب رانیہ رجب کا انتظار کر رہی تھی تھوڑی دیر ہی بعد رجب کمرے میں داخل ہوا اور روم کو لاق کر کے بیڈ پر آیا اور پیار سے اس کے ہاتھ کو تھام کر خوبصورت سی ہیرہ کی انگوھی پہنا دی اور رانیہ کے ماتھے پر اپنے پیار کی مہر سبت کی اور رانیہ بخود ہو کر اپنے محرم کے گلے لگی اور رجب ساری رات اس پر اپنی محبت کی بارش کرتا رہا۔۔۔۔۔

؛؛؛؛؛❤❤❤❤❤؛؛؛

مومنہ کی ڈلیوری کو بس کچھ دن ہی رہتے تھے علی بچینی سے اس وقت کا انتظار کر رہا تھا جب اک ننھا سا وجود ان کے درمیان اجاتا۔۔۔

مومنہ کو دوبارہ دیوراج کا سامنا نہیں کرنا پھڑا اک تو اس کی طاقتیں اب بہت کمزور ہو چکی تھیں اور دوسرا مومنہ اب ہر وقت قرآن پاک کی تلاوت کرتی رہتی۔۔۔



علی آفس میں آج بہت دنوں بعد آیا کے اک چکر لگا آئیے اب اسکو تھوڑی دیر ہی ہوئی تھی کے علی کے سامنے والی کرسی پر بابا جی نمودار ہوئے اور اسے اشارہ سے کہا کے کسی کو اندر آنے سے روک دو اور علی نے فون اٹھا کر کسی کو بھی اسکو ڈسٹرب کرنے سے منع کر دیا۔۔۔

اب بابا جی نے کہا بیٹا دیکھے آپ کو اور آپ کی بیوی کو خطرہ ہے علی نے خیران ہو کر کہا بابا جی کس سے اور کیوں بابا نے کہا اک ناگ سے اس خبیس کی نظر مومنہ بیٹی پر ہے جس سے وہ اپنی طاقتوں زیادہ کرنے چہاتا ہے فلوقت تو میں اسکو روک دیا پر آپ کو ایک چلہ کرنا پھڑا گا اور وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ختم ہو جائے گا علی نے کہا بابا جی میں ہر قسم کے چلہ کے لیے تیار ہو میں اپنی بیوی کو خطرہ سے نچانے کے لیے کسی خد تک بھی جاسکتا یوں بس بیٹا تم ہمت نہیں ہارنی چلہ تین دن کا ہے اور اس میں چاہے جو بھی ہو جائے تم نے خسارے سے باہر نہیں نکلنا جب تک چلہ ختم نہیں کر لیتے ٹھیک ہے بابا جی اچھا بیٹا اب میں جلتا ہوں کل شام پانچ بجے مجھے اپنے گھر سے دور کھنڈات میں ملنا جی اچھا علی نے کہا۔۔۔



آج علی کو چلہ شروع کرنا تھا اور بابا جی سے بھی ملنا تھا اس نے کھڑی دیکھی ابی ساڈے چار ہوا تھا اور اسکو کھنڈات میں جانے کے لیے 15 منٹ لگنے تھے۔۔۔

علی نے سوچا آج سے 7 دن بعد کی مومنہ کی ڈھٹ ہے اور یعنی اس کام کے بعد دو تین دن بعد یا اس سے پہلے کبھی بھی مومنہ کی طبیعت خراب ہو سکتی ہے اور اس کے پاس کسی عورت کا ہونا بہت ضروری تھا اور اس کے تو کو بہن تھی نہیں اور مومنہ کی اک ہی بہن تھی جو لندن مقیم تھی اور علی اور مومنہ کے سب رشتہ دار بہرونے ملک تھے علی کو اپنے وطن سے بے پناہ محبت تھی تھی وہ کسی اور ملک نہیں گیا پھر اس کے زہن میں خیال آیا اور اس نے پہلے بابا جی میں ملکر پھر اپنے خیال پر عمل کرنا کا سوچتے ہوئے بابا جی کے پاس چل دیا۔۔۔

!!! ♥ ♥ ♥ ♥ ♥ !!!

دیوراج کو جب ہوش آیا تو اسے سمجھ آئی کہ وہ واقع ہی مصیبت میں گھر چکا ہے اس نے شیطان ناگ کو پکارا اور وہ جلد ہی اس کے سامنے آگیا اس نے کہا اے مہان ناگ میری مدد کرو اس بڑھے نے مجھ سے سہت سی طاقتیں ختم کردی اب میں زندہ رہنے کے علاوہ کو طاقت نہیں ہے اس بالک ناگ ہم تیری کوئی مدد نہیں کرے گے کیوں کہ تو شیطان کو خوش نہیں کر سکا اب میں چلتا ہوں اور وہ دیوراج کو دوتا جوڑ کر غلب ہو گیا۔۔۔

!!! ♥ ♥ ♥ ♥ ♥ !!!

کچھ دیر بعد علی کھنڈات میں تھا اور تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ بابا تھی اس کے سامنے تھے بابا نے کہا علی بیٹا آپکو آج رات غشاء کے بعد چلہ میں بیٹھنا ہے جی بابا جی اور کسی صورت خسارے سے باہر

نہیں آنا جی بہتر بابا اب تم جاو اور اپنی تیاری کرو آج جمرات ہے اور ہفتہ کی فجر کو آپکا چلہ مکمل ہوگا۔۔۔۔۔

علی جب نہر کے قریب پہنچا تو اس نے رجب کو آواز دی چند منٹ بعد رجب نمودار ہوئے اور خوشدلی سے علی کو اسلام کرتے ہوئے اس کے بعلگیر ہوا اور علی نے کہا تیرا گھر کدھر ہے کیا باہمی سے نہیں ملوے گا اب رجب اور علی اچھے دوست بن چکے تھے رجب نے کچھ پر کرپونک ماری تو اک خوبصورت سی گھر ظاہر ہوا علی نے کہا تو اب بھی ہندو مذہب کی عمل استعمال کرتا ہے نہیں نہیں یہ سب بابا جی نے ہماری منی میں پاک کلام سے منور کیا ہے اور یہ سب اس وجہ سے ہے علی نے مسکرا کر کہا اچھا اب چل نا اندر رجب نے کہا اور دونوں کھر میں داخل ہوا علی نے کہا مجھ بہت ضروری کام ہے تجھے رجب حکم کریا وہ دراصل مجھ اک ناگ کو ختم کرنا ہے اور پھر مومنہ سے لیکر بابا جی تک سب رجب کو بتادیا اور رجب نے کہا دیوراج نہیں سدا کیا یہ وہی دیوراج ہے علی نے کہا رجب نے ہاں میں سر بلادیا اور علی نے کہا میرا چلہ تین دن کا ہے اور مومنہ کو میں اس خاٹے کیلا نے چھوڑنا چتے کیا تم اور باہمی مومنہ کے پاس رک جاو گے کیوں نہیں یار میں اور رانیہ ضرور رکے گے باہمی کے پاس اور اتنے میں رانیہ چاہیے لیکر گئی اسلام و علیکم باہمی کیسے ہیں آپ اور مومنہ باہمی کیسی ہیں ؟؟ میں تو ٹھیک ہوں مومنہ کو تو آپ گھر آکر دیکھا لیکوں کے مجھے اک کام سے جانا ہے اور آپ مومنہ کے پاس دینا اس کی ایسی حالت نہیں کے وہ اکیلی رہے علی نے کہا کیوں نہیں کیوں ہم ضرور آپکے گھر دیسے گے۔۔۔

علی چاہے پینے کے بعد رجب چلے کیا رجب نے رانیہ کو آواز دینے ہوا کہا چلو رانیہ اچھا رجب میں آتی ہوں چادر لیکر رانیہ اب مکمل طور پر اسلام پر عمل کرتی تھی۔

علی رانیہ اور رجب کو لیکر اپنے محل میں آیا اور مومنہ کو آواز دینے لگا مومنہ کدھر ہو یا دیکھو تو مہمان آئے ہیں مومنہ رجب اور رانیہ سے اک بار پہلے بھی ملچکی تھی اس یہ دونوں سبز آنکھیں والی اور نیلی آنکھوں والا ان دونوں کی جوڑی بہت اچھی لگی تھی اور اس سے بھڑک کر وہ اس کے ہیسبنڈ کا دوست اور اس کی ہیوی تھی علی نے مومنہ کو بتایا تھا کہ رجب اس کا ادھر ہی دوست بنا ہے جب سے وہ محل بنوا رہا تھا۔۔

مومنہ جب سیریلوں سے نیچے آنے لگی تو رجب اور رانیہ نے کہا باہمی آپ نیچے نہ آئیے ہم اوپر آجاتے ہیں اور سب اوپر چلپڑے سب اوپر والے ڈرائنگ روم میں بیٹھے خوش گپوں میں مصروف تھے مومنہ اٹھنے لگی تو علی نے کہا کدھر جا رہی ہو علی مہمانوں کے لیے کچھ چاہے پانی لے او نے مومنہ تم بیٹھو میں لاتا ہوں اتنی میں رجب بولا ارے باہمی آپ تو آرام سے بھٹیے اور علی ہماری بیگم بہت مزہ کی چاہیے بناتی ہے رانیہ نے کہا جی کیوں نہیں رجب ٹھیک کر لے ہیں اور رانیہ تھوڑی دیر میں چاہے اور ساتھ لازماً لے آئی جو کے اسکو علی نے ہی دیے تھے تھوڑی دیر بعد علی نے مومنہ سے کہا مومنہ مجھے آفس کے کام سے تین دن کے لیے امیر کا جانا ہے تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں ورنہ تم بھی ساتھ کے جاتا اس لیے رجب اور رانیہ باہمی کو تمہارے پاس چھوڑ کر جا رہا ہوں اچھا علی میں آپ کی پیکنگ کر دیتی ہوں نہیں مومنہ میں سب پیک ہے اور آفس سے ہی جانا ہے اس لیے ابھی غشاء ہونے والی ہے اور تھوڑی دیر بعد میری فلائیٹ ہے او کے مومنہ اپنا خیال رکھنا اور علی سب کو الودہ کہتا ہوا باہر نکلا گیا۔۔۔۔۔



علی چلہ میں بھیچکا تھا پہلی رات آرام سے گزر گئی دوسری بھی تھوڑے بہت جھٹکوں سے گزر گئی آج تیسری اور آخری رات تھی ابھی علی کو عمل کرتے اک گنٹھا ہی مشکل سے گزرا تھا کے دو ناگ نمودار

ہوے جو رجب اور رانیہ تھے علی نے دونوں کو پریشان نظر سے دیکھا یہ دونوں دودھے تھے علی باہمی مومنہ کی جان چلی گی اور تمنا بچا بھی علی باگ کر اٹھنے ہی لگا تھا کے باباجی کی آواز آئی بیٹا یہ سب فریب لے اور علی پھر سے بیٹھ گیا اور وہ دونوں ناگ دھوں بن کر غلب ہو گے علی عمل کرتا جا رہا تھا ابھی فجر ہونے میں کافی دیر تھی کے اک ناگ جس کے پانچ منہ تھے بہت خوفناک ناگ تھا اس کے پانچوں منہوں سے آگ کے شولا نکلا رہے تھے اس نے مومنہ کو نامناسب طرح بالوں سے پکڑا ہوا تھا اس نے کہا اے باتک اس جاپ کو یہاں ہی چھوڑ کر بھاگ جا نہیں تو تیری پتنی کو موت کے ہاٹ اتار دو گا علی مومنہ کو دیکھا کر اس کا دل کٹ کر رہ گیا اور وہ خسارے سے باہر نکلا ہی لگا تھا کے باباجی کی آواز آئی بیٹا یہ سب نظر کا دھوکہ ہے اپکی بیوی اللہ کی امان میں ہے اور یہ سب فریب لے آپکو اس چلہ سے روک نے کے اچھے اٹکنڈے ہیں آپ آنکھیں بند کر کے عمل پورا کرو۔۔۔

علی جب پھر سے بیٹھ گیا تو مومنہ کی جگہ اب اک خوفناک ناگن تھی اور علی کو دھمکی دے رہی تھی علی بغیر ڈرے عمل میں مصروف تھا۔۔۔

آگے کا عمل خیر و عافیت سے گزر گیا اب فجر کی اذان ہو رہی تھی اور علی نماز پھر کر خسارے سے باہر ہی آیا تھا کے اس کے سامنے اک کالا ناگ آیا جو بہت بری حالت میں تھا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہ اک ناگ سے انسان کی شکل میں آیا وہ دیوراج ہی تھا اس کے جسم پر جا بے جا زخم کے نشیاں تھے جیسے اسکو کو بہت مارتا رہا ہو اور پھر بابا جی نمودار ہوئے اور دیکھتے ہی دیکھتے دیوراج کو ان دیکھی آگ جلانے لگی اب وہاں اک راکھ کا ڈیر تھا۔۔۔

برائی ختم ہو چکی تھی برے کو اک نہ اک دن مرنا ہی ہوتا ہے اب نگر دیوراج جیسے ناگ کے شرخ سے محفوظ ہو چکا تھا۔۔۔

؛؛؛؛؛ ♥ ♥ ♥ ♥ ♥ ؛؛؛؛؛

آج مومنہ اور علی کا بیٹا ہوا تھا جس کا نام مومنہ نے منان رکھا تھا مومنہ اور علی کی تو خوشی کا تھکانہ ہی نہیں تھا علی اور مومنہ کو مبارک بات دینا رجب اور رانیہ بھی آئے یوے تھا اور سب ہسی خوشی باتوں میں مصروف تھے۔۔۔۔

؛؛؛؛؛ ♥ ♥ ♥ ♥ ♥ ؛؛؛؛؛

ادھر جب سے مایا کو دیوراج کی موت کا پتا چلا تھا وہ پاگل ہی ہو چکی تھی اس کی ڈلیوری میں بھی اک دو دن رہتے تھے اور اس کو رانیہ ہی سہا رہی تھی آخر کار مایا اس کی بچپن کی دوست تھی اور اب تو وہ بیوہ بھی ہو چکی تھی اور ویلے بھی دیوراج کے سب غلط کاموں میں اس کا کیا قصور تھا۔۔۔ اللہ اللہ کر کے مایا کی بھی ڈلیوری کو وقت آئے مایا کے ٹونز دو بچے ہوئے تھے اک لڑکی اور اک لڑکا پر مایا ان دونوں کو دنیا میں لاتے لاتے خود زندگی کی جنگ ہار گئی تھی اور رانیہ اور رجب دل سے زمین تھے رجب اور رانیہ نے مایا کے بچوں کو لے لیا مایا کی بیٹی مایا کی دوسری کاپی تھی اور وہ ناگن بھی نہیں تھی وہ جن زادی تھی اور میں سب جنوں والی باتیں تھی کیوں کے وہ اس جن زاد بچے کی قربانی سے پیدا ہوئی تھی جب کے مایا کا بیٹا اک ناگ تھا بالکل اپنے باپ کی کاپی اور کون جانے دیوراج کا خون اک دن ضرور اپنے باپ کا انتقام لینے والا تھا رانیہ نے مایا اور دیوراج کے بچوں کے نام خود رکھے مایا کی بیٹی کا نام خورین رکھا وہ تھی بھی خود جسی اور بیٹے کا نام سالار رکھا رانیہ اور رجب نے دونوں بچوں کو اسلام کی تعلیمیت دی اور وہ دونوں اب مسلمان تھے کیوں کے دونوں نے اک مسلمان گھرانے میں انکھ کھولی۔۔۔۔

؛؛؛؛؛ ♥ ♥ ♥ ♥ ♥ ؛؛؛؛؛

❧ دس سال بعد ❧

اب مومنہ اور علی کی ایک اور بیٹی تھی درعدن جو سات سال کی تھی اور علی اپنے بیٹے منان جو کے دس سال کا تھا لندن بھجوا رہا تھا اپنی خالہ کے پاس پھرنے کے لیے۔۔۔ رجب اور رانیہ کے بھی دو بچے تھے ایک بیٹی رجبہ جو آٹھ سال کی تھی اور اس کا نام علی نے رکھا تھا اور اک بیٹا تھامی جو نو سال کا تھا اور وہ بھی علی کے بیٹے منان کے ساتھ لندن جا رہا تھا کیوں کے تھامی اور منان میں گہری دوستی تھی جب کے خورین مایا اور دیوراج کی بیٹی رجبہ رجب کی بیٹی اور درعدن علی کی بیٹی ان تینوں میں بہت پیار تھا جب کے سالار مایا اور دیوراج کا بیٹا بہت چپ سنجیدہ لڑکا تھا یہ بھی منان کا ہم عمر تھا علی نے سالار کو بھی لندن جانا کا کہا پر اس نے کہا میں ماما رانیہ کے بغیر نہیں دہ سکتا سالار بھی رانیہ سے بخد پیار کرتے تھا۔۔۔

جی تو آج میرا پہلے ناول (ناگوں کا جوڑا) مکمل ہو گیا ہے میں ان لوگوں کی بہت شکر گزار ہوں جنہوں نے مجھے سرہا میری تحریر کو پسند کیا بہت بہت شکریہ سب کا اس ایپسود کے بارے میں بھی ضرور بتائیے گا کے کیسا لگا میرا ناول اس کا سیزن ٹو بھی لکھتے کا شوق رکھتی یوں پر فلحال اک اور میرا ناول کچھ دنوں تک آرہا ہے شاید اس کا نام (بھیک میں ملی محبت)۔۔۔

جی تو (ناگوں کا جوڑا) کا سیزن ٹو (ناگن اور جن زادی کا سحر) اس کا کس کس کو انتظار

ہے۔۔۔ ❤️ ❤️